مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

کراچی

ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین وکان اللہ بکل شیء علیما

جلد ۱

۳۰ جمادی الثانی تا ۶ رجب ۱۴۰۳ھ مطابق ۱۵ تا ۲۱ اپریل ۱۹۸۳ء

شمارہ ۴۴/۱

خصائل

خصائلِ نبوی برشمائلِ ترمذی

حضور علیہ السلام کا دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننے کا بیان

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ

۵- حدثنا محمد بن حمید الرازی حدثنا جریر عن محمد بن اسحٰق عن الصلت بن عبد اللہ قال کان ابن عباس یتختم فی یمینہ ولا اخالہ الّا قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتختم فی یمینہ۔

۵- صلت بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے اور مجھے جہاں تک خیال ہے یہ کہا کرتے تھے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بھی داہنے ہاتھ میں پہنتے تھے۔

فائدہ امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو مختصر نقل کیا ہے۔ ابو داؤد شریف میں ذرا تفصیل سے ہے ابن اسحاق کہتے ہیں کہ میں نے صلت کو دائیں ہاتھ کی سب سے چھوٹی انگلی سے اگلی انگلی (جس کو چھنگلاکی کہتے ہیں) میں پہنے دیکھا، میں نے اس کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو ایسے ہی پہنے دیکھا ہے اور اس کے نگینہ کو اوپر کی جانب کر رکھا تھا۔ اور جہاں تک مجھ کو خیال ہے کہ وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ذکر کرتے تھے کہ آپ بھی اس طرح پہنتے تھے۔ اس حدیث میں دو مضمون ہیں ایک یہ کہ نگینہ کو اوپر کی جانب کر رکھا تھا بذل المجہود میں مرقاۃ الصعود سے نقل کیا ہے کہ نگینہ کا ہاتھ کے اندر کے حصہ یعنی ہتھیلی کی طرف رکھنا زیادہ صحیح ہے اور اکثر روایات میں وارد ہے۔ چنانچہ شمائل میں بھی آئندہ روایت میں آرہا ہے۔ علامہ مناویؒ نے لکھا ہے کہ یہی افضل ہے کہ اس میں نگینہ کی حفاظت بھی ہے اور عجب ذکبر سے بھی حفاظت ہے۔ دوسرا مضمون یہ ہے کہ انگوٹھی کو سب سے چھوٹی انگلی میں پہننا امام نوویؒ نے اس کے سنت ہونے پر اجماع نقل کیا ہے۔ علامہ شامیؒ نے لکھا ہے کہ انگوٹھی اسی انگلی میں ہونا چاہیے اور نگینہ مردوں کی انگوٹھی میں ہتھیلی کی طرف ہونا چاہیے اور عورتوں کی انگوٹھی میں اوپر کی جانب کہ ان کا پہننا زینت کے لیے ہوتا ہے

۳

فہرست

۱	خصائل نبوی ﷺ	
	حضرت شیخ الحدیث رح	۲
۲	افادات	
	حضرت ڈاکٹر عبدالحی صاحب مدظلہ	۳
۳	ابتدائیہ	
	سعید احمد جلالپوری	۵
۴	قادیانیت	
	مولانا منظور الحق صاحب برمنگھم	۷
۵	کاروانِ ختم نبوت کا بیرونی دورہ	
	مولانا منظور احمد الحسینی	۱۰
۶	تبلیغی دورہ روس	
	مولانا اشرف علی صاحب ڈھاکہ	۱۵
۷	رفع و نزول عیسیٰ ؑ کے بارے میں ایک سوال	
	مولانا محمد یوسف لدھیانوی	۱۷
۸	حیاتِ عیسیٰ ؑ	
	" " "	۱۹
۹	نقد و نظر	
	مولانا منظور احمد الحسینی	۲۱
۱۰	اکمال دین، اتمام نعمت	
	علی اکبر چشتی	۲۳
۱۱	نعت	
	علی اصغر چشتی	۲۴

شعبۂ کتابت

حافظ عبدالستار واحد، غلام یٰسین تبسم

ہفت روزہ ختم نبوت کراچی

زیرِ سرپرستی

حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم

سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

مجلسِ ادارت

مفتی احمد الرحمان

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر

مولانا بدیع الزمان

مولانا منظور احمد الحسینی

مینیجر

علی اصغر چشتی صابری، ایم۔اے۔ ایل۔ایل۔بی

فی پرچہ:- ڈیڑھ روپیہ

بدل اشتراک

سالانہ	۶۰ روپیہ
ششماہی	۳۵ روپیہ
سہ ماہی	۲۰ روپیہ

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب	۲۱۰ روپیہ
کویت، اومان، شارجہ دوبئی، اردن اور شام	۲۲۵ روپیہ
یورپ	۲۹۵ روپیہ
اسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا	۲۷۰ روپیہ
افریقہ	۲۱۰ روپیہ
افغانستان، ہندوستان	۱۶۵ روپیہ

رابطہ دفتر

دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ پرانی نمائش کراچی ۳

ناشر:- عبدالرحمٰن یعقوب باوا

طابع:- کلیم الحسن نقوی انجمن پریس، کراچی

مقام اشاعت:- ۲۰/۸ سائرہ مینشن ایم اے جناح روڈ، کراچی

ملت اسلامیہ کا بین الاقوامی ہفت روزہ — ختم نبوت

پندونصائح

افادات عارفی

ضبط وترتیب :۔ مولانا محمد جمیل خاں

ٹی وی

پر دینی معلومات کا پروگرام دیکھنا بھی گناہ ہے

ملفوظات طیبات عارف باللہ حضرت ڈاکٹر عبدالحی صاحب عارفی مدظلہ العالی۔

ایک صاحب نے سوال کیا کہ ٹی وی پر بعض پروگرام دینی معلومات وغیرہ کے آتے ہیں اس کے سننے میں کوئی حرج تو نہیں تو آپ نے فرمایا کہ اس کا سننا اور دیکھنا بھی گناہ اور یہ عظمت قرآن اور عظمت دین کے منافی — اور دین کو لہو و لعب بنانے کے مترادف ہے اور پھر حضرت رحمۃ اللہ کا فتویٰ بتایا کہ حضرت رحمۃ اللہ سے ریڈیو میں کلام پاک سننے کے متعلق سوال کیا گیا تو حضرت رحمۃ اللہ نے ایک مثال کے ذریعہ جواب ارشاد فرمایا کہ دیکھو کسی نے آپ کو ولیمہ کی دعوت دی پہلے زمانہ میں کارڈ وغیرہ نہیں تھے فہرست بنا کرتی تھیں ایک طرف خاندان کے معزز لوگ اور دوسری طرف نچلے درجہ کے لوگ ہوا کرتے تھے اور دعوت ایک ہی ہوتی ہے۔ کھانا بھی ایک ہوتا تھا تاریخ بھی ایک بس ان دونوں طبقوں کی فہرست الگ الگ ہوا کرتی تھی اب اگر جگہ نہ ہونے کی بناء پر کسی معزز آدمی کا نام ان لوگوں کی فہرست میں لکھ دیا جائے تو وہ معزز آدمی اس دعوت میں بھی نہیں جائے گا اور تعلقات بھی ختم کر دے گا کہ اس کی توہین کی ہے، حالانکہ دعوت ایک کھانا وہی، بس صرف نام ادھر سے ادھر ہو گیا، اسی طرح سے قرآن مجید اور اس کی باتیں وہاں شامل کر دی جائیں جہاں غلط اور فحش پروگرام ہوتے ہیں۔ تو یہ بھی دین کے وقار کے خلاف ہے اس لئے ریڈیو اور ٹی وی سے جتنے دینی اور کلام اللہ کے پروگرام ہوتے ہیں یہ دین اور قرآن کے تمسخر کے مترادف ہے اور اس کا دیکھنا اور سننا بھی جائز نہیں ہے، اور یہ بہت بڑا وبال ہے، اور اس سے بڑا وبال نامحرم عورت کی آواز سننا، ایسے ہی عورت کے لئے غیر مرد کی آواز سننا حرام ہے۔ اس سے جذبات اور شہوات پیدا ہونے کی صورت میں حرمت اور بھی زائد ہوتی ہے اور اب تو اور فتنہ ہے۔ عورت کی آواز میں حمد و نعت پڑھی جاتی ہے تاکہ دیندار لوگ نعت اور حمد کے شوق میں سن کر گناہ گار ہوں، اللہ تعالیٰ محفوظ فرمائے، اسی طرح حج کے متعلق فلم دیکھنا بھی حرام اور ناجائز ہے یہ تمام یہودیوں اور اسلام دشمن لوگوں کی سازش ہے ————

مسلمان اپنے اندر یہ استحضار کر لیں کہ اللہ کے لئے یہ کام کر رہے ہیں درود شریف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے اور استغفار مغفرت اور توبہ کے لئے، اور سبحان اللہ اور الحمد للہ، ذکر اللہ اجر کے استحقاق۔ کے لئے کر رہے ہیں۔ اگر ہر نیک کام میں یہ نیت مستحضر رہے تو پھر دیکھئے کتنی جلدی فائدہ ہوتا ہے۔ ایک دفعہ میں اپنے دوست کے ساتھ نماز پڑھنے جا رہا تھا وہ کہنے لگے کہ بھائی عجیب آدمی ہو مسجد جا رہے ہو اور بغیر فکر اور غور کے جا رہے ہو ارے بھائی اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے کہ ہر قدم پہ ایک ایک نیکی کا ثواب ملے گا کیوں اس ثواب کا تصور نہیں کرتے، پھر کیا منہ بند کر کے جا رہے ہو کیوں کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ پڑھتے ہوئے نہیں جاتے اور صرف شغل کے طور پر مت پڑھو بلکہ اس کے لئے پڑھو کہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ ہے اور کہا کہ ان چیزوں کا جاننا چاہیئے اور فکر کرنی

باقی صفحہ ۹ پر

ابتدائیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفیٰ والصلوٰۃ والسلام
علیٰ من لا نبی بعدہ

شرعی عدالتوں کی توہین

مملکت خدا داد پاکستان کو معرض وجود میں آئے ہوئے تقریباً ۳۶ سال کا ایک طویل عرصہ گذر چکا ہے لیکن جن مقاصد کے تحت اس کو حاصل کیا گیا تھا آج تک ان میں کوئی پیش رفت نہ ہو سکی ۔ جب کہ اس کے حصول کے لئے ہزاروں سہاگ لٹے اور بچے یتیم اور مائیں بیوہ ہوئیں ، مگر کسی دکھ ، تکلیف کی پرواہ کئے بغیر ہر مسلمان ایک ہی جذبہ سے سرشار اور اسی دھن میں مگن کہ ایک آزاد اور خود مختار مملکت ہونی چاہئے جس میں اسلام کا بول بالا ، اور اسلامی اقدار کی بالا دستی ہو ، اور ہر مسلمان اپنی معیشت و معاشرت اور مذہب ، غرض ہر لحاظ سے کسی کا دست نگر نہ ہو ، چنانچہ کیا چھوٹا کیا بڑا ۔ ہر ایک کی زبان پر ایک ہی نعرہ تھا ، پاکستان کا مطلب کیا ! لا الٰہ الا اللہ اور وہ وقت بھی آیا کہ مسلمان اپنے مقصد میں کامیاب ہوئے اور ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کی صبح قیام پاکستان کا مژدہ لے کر آئی ۔ لیکن اس کے علی الرغم (جسے ہماری شومیٔ قسمت کہئے) کہ پاکستان کے بعض "روشن خیال" سیاست دان ان حقائق سے منکر ہیں ۔ چنانچہ ان کے ہاں پاکستان کا مطلب کیا ! لا الٰہ الا اللہ ! کا نعرہ بعد کے "مذہبی انتہا پسندوں" کا لگایا ہوا ہے ۔ ورنہ پاکستان کی تاریخ میں ایسا کوئی نعرہ نہیں ملتا ۔

ہمیں اس پر نہ کوئی ناراضگی ہے اور نہ ہی کسی کو اس پر برہم ہونا چاہئے ۔ کیونکہ ہر شخص اپنے عزائم کو خود ہی جان سکتا ہے — لہٰذا ہمارا اور پوری مسلم عوام کا تو قیام پاکستان سے یہی مقصد تھا کہ اس مملکت خدا داد میں اسلامی آئین نافذ ہوگا اور لا الٰہ الا اللہ .... کے تقاضے پورے کئے جائیں گے ۔ اس کے برعکس جو سیاستدان اس نعرہ کی حقیقت سے منکر ہیں ، شاید انہوں نے اپنے ذہنوں میں پاکستان کا نقشہ فرانس اور انگلستان جیسا مرتب کیا ہوگا ۔ جو تاحال پورا نہیں ہوا ، جس پر انہیں برہمی ہے — خدا کرے ان کے خواب کبھی شرمندۂ تعبیر نہ ہوں ۔

پاکستان کے اس گذشتہ دور میں جو حکمران بھی بر سر اقتدار آیا ، پاکستانی مسلمانوں نے اُسے اپنا مسیحا تصور کیا ، اور اس سے نفاذ اسلام اور اسلامی اقدار کی سربلندی کی بھیک مانگی ۔ لیکن ہر ایک نے قوم و ملت کے جذبات کی قدر نہ کی ، بلکہ ان کے جذبات سے کھیلنے کی کوشش کی ۔ ہماری شامت اعمال سمجھئے یا پھر طالع حکمرانوں کی نا اہلی کی پاداش ، کہ ملک کا ایک بہت بڑا حصہ کٹ کر بنگلہ دیش کی صورت

ابتدائیہ

میں علیحدہ ہو گیا ـــــــ اب اگر اسلامی آئین کے نفاذ میں مزید کوئی تاخیر برتی گئی تو اندیشہ ہے کہ کہیں اللہ تعالیٰ ہم سے باقی ماندہ خطہ بھی نہ چھین لیں۔

آج سے چند سال قبل جب جناب جنرل محمد ضیاء الحق نے ایک روح فرساً دور کے اختتام پر اقتدار سنبھالا تو نفاذ اسلام کے سلسلہ میں قوم کی متلاشی نظریں ان پر پڑیں اور کسی حد تک وہ حق بجانب تھیں۔ چنانچہ انہوں نے علماء، مشائخ اور دانشوروں کی حمایت سے ملک میں نفاذ اسلام کا بیڑہ اٹھایا، تاکہ عوام کو انصاف سستا اور آسان طریقہ پر مہیا ہو سکے، تھانے کی سطح سے لے کر سپریم کورٹ تک کے تمام عدالتی ڈھانچہ کو شرعی عدالتوں کے نام سے موسوم کیا گیا۔ جس کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ تھانے کی سطح پر قاضی عدالتیں، ضلعی سطح پر شرعی عدالتیں، اور اس کے اوپر وفاقی شرعی عدالت، جو نام کے اعتبار سے تو سب سے اعلیٰ اور بڑی معلوم ہوتی ہے مگر عملاً ہائی کورٹ کا درجہ رکھتی ہے، کیونکہ اس کے فیصلوں کے خلاف اپیلیں سننے کے اختیارات سپریم کورٹ کے ایک شریعت بنچ کے سپرد ہیں ـــــ

اس صورت حال کے پیش نظر، یہ کہا جا سکتا ہے، کہ اس ملک میں کسی قدر شرعی عدالتوں کا ایک ڈھانچہ کھڑا ہو گیا ہے، جو ایک نہایت ہی خوش آئند پیش رفت ہے، ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس میں مزید ترقی عطا فرمائیں ـــــــــــ آمین!

مگر بغور دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس صورت حال کو کئی سال گذر جانے کے باوجود شرعی عدالتوں کے نظام نے عوام کے اذہان پر کوئی اچھے اثرات نہیں چھوڑے اور نہ ہی کوئی اطمینان بخش اور خوش گوار تبدیلی رونما ہوئی ہے۔

بلکہ ایسے حالات میں جبکہ نام کی شرعی عدالتیں ہوں، جنہیں مکمل طور پر خود مختاری تک میسر نہ ہو بلکہ ان کے دائرہ کار کو محدود رکھنے کے ساتھ انہیں فرسودہ سیکولر نظام اور مارشل لاء کا دست نگر رکھا جائے، اور شرعی نظام عدالت کے مقابلے میں دو متبادل عدالتی نظام ہوں، اور پھر مارشل لاء کو شرعی عدالتوں پر بالادستی اور فوقیت حاصل ہو اور مؤثر اور مکمل مجاز ہونے کے اعتبار سے شرعی عدالتیں کمزور ہوں۔ اور ان عدالتوں کی موجودگی میں فیصلے سیکولر اور مارشل لاء کے تحت کئے جاویں اور شرعی عدالتوں کے فیصلوں کو مارشل لاء میں چیلنج کیا جا سکے۔ تو ہمارے خیال میں ہر ذی شعور انسان بآسانی سمجھ سکتا ہے کہ یہ شرعی عدالتوں اور شرعی قوانین کے نفاذ و ترویج کے بجائے ان کی توہین کے مترادف ہے کیونکہ اس کو عدالت عالیہ تصور کرنے کے بعد اس کے خلاف فیصلہ کرنا اسکی توہین کے علاوہ اور کیا ہو سکتا ہے؟ ہمارے خیال میں شرعی عدالتوں کا عدم قیام اتنا سنگین جرم نہیں تھا۔ جتنا کہ ان کے قیام کے بعد ان کے فیصلوں سے سرتابی کی جائے۔ اور ان کے فیصلوں کو حتمی اور آخری نہ سمجھا جائے۔ کیونکہ اس کی وجہ سے سب سے بڑا نقصان یہ ہوگا، کہ عوام کے اذہان میں شرعی قانون کے بارے میں الجھاؤ اور شکوک و شبہات پیدا ہوں گے۔ جو نہ صرف ایک عام مسلمان کے ایمان کے لئے تباہ کن ہیں۔ بلکہ اس سے اسلامی آئین بے وقعت ہو کر رہ جاتا ہے۔

باقی صفحہ ۱۸ پر

قادیانیت

مولانا منظور الحق صاحب (برمنگھم)

مرزا ناصر احمد کے دور پر ایک نظر

بشکریہ :- ماہنامہ البلال مانچسٹر

مرزا ناصر احمد کا دَور قادیانی تاریخ کا ناکام ترین دور شمار ہوتا ہے۔ مرزا ناصر کے دور قیادت کے اہم واقعات سامنے رکھئے:

(۱) مرزا بشیر الدین محمود کے آخری دور میں گیمبیا (مغربی افریقہ) کے مشہور سیاسی کارکن فرمان سنگلاٹ ربوہ آئے۔ گیمبیا پر ان دنوں انگریزی پرچم لہرا رہا تھا۔ انگریز جانچ چکے تھے کہ ایک دن انہیں افریقی ممالک سے جانا ہی ہوگا۔ وہ چاہتے تھے کہ جاتے ہوئے ہر ملک میں اپنے ایجنٹ چھوڑیں کہ ان کے بعد بھی ان ممالک میں انہیں کا بین الاقوامی اثر و رسوخ قائم رہے اور انہیں کی پالیسی چل سکے۔ اسی نظریہ سے انہوں نے فرمان سنگلاٹ کو ربوہ بھجوایا۔ انگریزوں نے جب فرمان سنگلاٹ کو گیمبیا کا اقتدار منتقل کیا تو اس وقت مرزا بشیر الدین محمود وفات پا چکے تھے۔ مرزا ناصر احمد نے باپ کا جانشین بنتے ہی گیمبیا کے سربراہ سے جو قادیانی مذہب رکھتا تھا۔ رابطہ قائم کیا اور اس رابطہ کے قائم ہوتے ہی گیمبیا میں فوجی انقلاب آ گیا اور فرمان سنگلاٹ حکومت سے برطرف کر دیئے گئے اور قادیانیوں کا خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہو سکا۔

(۲) علمائے اسلام شروع ہی سے قادیانیوں کو غیر مسلم کہتے چلے آئے ہیں مگر پاکستان کی وزارتِ خارجہ پر چودھری ظفر اللہ خاں کا قبضہ بیرونِ ملک بھی تاثر دیتا رہا کہ قادیانی مسلمانوں کا ہی ایک فرقہ ہیں۔ یہی غلط فہمی پیدا کر کے بہت سے قادیانی حج کا ویزا لے لیتے تھے حالانکہ حرم کی زمین میں کافروں کا داخلہ منع ہے۔

مرزا ناصر کے دَور میں سعودی گورنمنٹ نے فیصلہ کیا کہ حرم میں قادیانیوں کا داخلہ ممنوع قرار دیا جائے۔ سعودی سفارتخانوں کو احکام جاری کر دیئے گئے۔ کہ اس سلسلہ میں پورے اختیار اور پوری احتیاط سے کام لیں۔ کتنے ہی قادیانی ہیں جو اس دور میں سعودی عرب سے نکالے گئے۔ پھر قادیانیوں کو مرزا ناصر کی قیادت میں یہ حکم بھی سننا پڑا کہ مرزا غلام احمد کا کوئی پیرو حدود حرم میں داخل ہونے کا مجاز نہیں۔

(۳) مرزا ناصر نے ۱۹۷۱ء میں افریقی ممالک کا وسیع دورہ کیا تھا "افریقہ سپیکس" اس کی رپورٹ ہے جو ربوہ سے شائع ہوئی تھی۔ اس کی تصاویر بتلا رہی ہیں کہ مغربی افریقہ کے ممالک میں قادیانی تحریک کیسے فروغ پا رہی تھی۔ ۱۹۷۴ء میں رابطہ عالم اسلامی کی طرف سے علامہ خالد محمود صاحب اور مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی نے ان ممالک کا وسیع دورہ کیا۔ کئی جگہوں پر قادیانیوں سے مناظرے بھی ہوئے۔ ختم نبوت کے اس دورے سے افریقہ میں قادیانیوں

کی ہوا بالکل اکھڑ گئی "افریقہ سپیکس دی ٹرتھ" میں اس کی پوری تفصیل موجود ہے۔ ۱۹۷۷ء میں مرزا ناصر نے ایک دفعہ پھر ان ممالک میں آنا چاہا۔ مگر اب کی بار مرزا ناصر کا ویزا بھی کینسل کر دیا گیا۔ حالانکہ ان کے لئے ہوٹل تک کی بکنگ ہو چکی تھی۔

۴ پاکستان قومی اسمبلی نے قادیانی مسئلہ اٹھایا کہ اس میں مرزا ناصر احمد خود پیش ہوئے۔ ان کے پیش ہونے سے قادیانیت پوری اسمبلی کے سامنے بُری طرح بے نقاب ہو گئی۔ علمی، تاریخی اور معاشرتی حیثیت سے مرزا ناصر کسی بات میں بھی ممبران اسمبلی کو مطمئن نہ کر سکے۔ یہاں تک کہ ۱۹۷۴ء میں پاکستان قومی اسمبلی نے ایک قرار داد کے ذریعے مرزا غلام احمد کے جملہ پیراؤوں کو خواہ وہ قادیانی ہوں یا لاہوری غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔ اس وقت سے مرزا ناصر احمد کو دل کے دورے پڑنے شروع ہو گئے تھے۔ جو آخر جان لیوا ہو کر رہے۔

۵ یہ سہرا بھی مرزا ناصر احمد کے سر ہے کہ ان کے عہد میں ربوہ ایک کھلا شہر قرار دیا گیا جہاں پاکستان کا ہر شہری آزادانہ آ جا سکتا ہے۔ اب خدا کے فضل سے مجلس ختم نبوت پاکستان کا دفتر بھی ربوہ میں قائم ہے۔ مسلمانوں کی اپنی مسجدیں بھی ہیں۔ ریلوے اسٹیشن ربوہ پر بھی مسلمانوں کا ہی قبضہ ہے اور اسٹیشن پر جو مسجد ہے وہ بھی مسلمانوں ہی کی ہے۔ قادیانی ربوہ کو پہلے ایک قادیانی سٹیٹ سمجھتے تھے۔ مگر اب ربوہ پاکستان کے عام شہروں کی طرح ایک شہر ہے۔

○ ربوہ کا کالج جس کے پرنسپل کسی وقت مرزا ناصر تھے اور قادیانی اطراف ملک سے اپنے بچوں کو یہاں تعلیم کے لئے بھیجتے تھے مرزا ناصر کے عہد میں یہ کالج بھی ملک کے سرکاری کالجوں میں شامل ہو گیا ہے۔ خدا کی قدرت دیکھئے کہ وہ سٹیج جہاں کبھی پہلے مرزا غلام احمد کے ملحدانہ عقائد کا پرچار تھا تھا۔ اب وہاں اسلامیات کی تعلیم مسلمان پروفیسر صاحبان دے رہے ہیں۔ مرزا ناصر کی قیادت کے دور میں قادیانی ہر مرحلے پر اس طرح ناکامیوں سے ہمکنار ہوئے۔ گویا ان پر ایک دمدار تارہ طلوع ہو چکا ہے۔ اب مرزا ناصر کے بعد قادیانی مرزا غلام احمد کے دوسرے پوتے مرزا طاہر احمد کے سپرد ہوئے ہیں۔

؎ آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا۔

قادیان اور اسرائیل

روز نامہ جنگ لندن میں مرزا ناصر احمد قادیانی کا ایک انٹرویو شائع ہوا جس میں مرزا ناصر سے سوال کیا گیا کہ اسرائیل میں احمدی جماعت کے مشن کام کر رہے ہیں کیا یہ صحیح ہے کہ احمدی جماعت اسرائیل کو تسلیم کرتی ہے؟ اس کے جواب میں مرزا ناصر نے بغیر کسی تامل کے کہا۔ "اسرائیل ایک حقیقت ہے" مرزا ناصر کا یہ جواب جملہ مسلم اقوام کے زخم پر نمک پاشی کرتا ہے۔ مسلمانانِ عالم کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے کہ قادیانیت کا وجود اسلام کے خلاف کھلی سازش ہے۔ عالم اسلام اپنے ہر قسم کے اختلافات کے باوجود اسرائیل کے باب میں ایک عقیدہ رکھتے ہیں، لیکن مرزا ناصر کا یہ جواب کہ "اسرائیل ایک حقیقت ہے" واضح طور پر بتلاتا ہے کہ قادیانی اسرائیل سے کس درجہ مانوس ہیں۔ عالم اسلام کو اس طرف توجہ دینے کی سخت ضرورت ہے۔

مرزا ناصر سے یہ بھی پوچھا گیا تھا کہ کیا وہ بیت المقدس کی آزادی کے لئے سعودی عرب کے ولی عہد شہزادہ فہد کی جہاد کی اپیل کی حمایت کریں گے تو مرزا ناصر نے جواب دیا کہ بیت المقدس سے بڑھ کر اور اہم مسائل ہیں۔ سب سے بڑا مسئلہ اس وقت یہ ہے کہ مسلمان صحیح معنوں میں مسلمان بنیں۔

مرزا ناصر کا پیش کردہ مسئلہ کسی ایک دن یا ایک معین مدت میں طے نہیں ہو سکتا۔ مسلمان صحیح معنوں میں مسلمان

نہیں۔ یہ آواز پچھلے ۱۲ صدیوں سے برابر سننے میں آ رہی ہے اور مسلمان راہنماؤں اور علماؤں کی یہی پکار رہتی ہے کہ مسلمان صحیح مسلمان بنیں لیکن اس کے لئے کسی ایک تکمیل کا میسر آنا بحالات ناممکن نظر آتا ہے۔

مرزا ناصر کا یہ جواب بھی کہ بیت المقدس کے علاوہ اور بھی اہم مسائل ہیں۔ اس کا منطقی نتیجہ یہ ہی نکلتا ہے کہ قادیانیوں کے نزدیک یہ مسئلہ کوئی مسئلہ ہی نہیں کہ بیت المقدس آزاد کرایا جائے۔ حالانکہ ہم برابر دیکھتے ہیں کہ بیت المقدس کے علاوہ اسرائیل کس قدر اپنے پُر خطر عزائم کے ساتھ عالم اسلام کی طرف بڑھتا جا رہا ہے۔ پچھلے دنوں عراق پر حملہ اور حال ہی میں جولان کی پہاڑیوں پر جبراً قبضہ۔ اسی خوفناک سازش کی مربوط کڑیاں ہیں۔ اس لئے مرزا ناصر کا جواب درحقیقت مسلمانوں کی دل آزاری کرنا ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ جب ہمیں اس بات کی اطلاع ملتی ہے کہ مرزا ناصر نے جب مغربی افریقہ کا دورہ کیا تھا تو سیرالیون کے ملک میں فری ٹاؤن ائیرپورٹ پر وہاں کے اسرائیلی سفیر سے راز دارانہ گفتگو قادیان اور اسرائیل کو ایک ہی تھیلی سے نکلا بتلا رہی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت عالم اسلام کے بارے میں اسرائیل اور قادیانیوں کی سوچ ایک سی ہی ہے، تبھی تو مرزا ناصر ہم سب سے اسرائیل کو تسلیم کرانے پر تلا نظر آتا ہے۔

بشکریہ الہلال مانچسٹر

بقیہ :- نقد و نظر

اختیار کریں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت و سیرت کو اپنا شعار بنائیں، اور ظاہر و باطن میں آپ کے مطابق ڈھل جائیں کیونکہ محبت نام ہی محبوب کی اداؤں پر مر مٹنے کا ہے بس جو مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل و صورت کو نہیں اپناتا اس کی محبت میں ہی نہیں بلکہ اس کے ایمان میں بھی نقص ہے زیر نظر رسالہ ایک سوال کا جواب ہے.....

...کیا بعید ہے کہ اسے پڑھ کر کسی مسلمان بھائی کو عمل کی توفیق ہو جائے؟

بقیہ :- افادات عارفی

چاہیے ہم لوگ اس سے غافل ہیں آپ کا ایک راستہ ہے اس پر عبادت کے لئے تو جا رہے ہیں لیکن نیت اور تصور نہیں کرتے کہ عبادت کے لئے اور اتباع سنت کے لئے جا رہے ہیں اسی لئے ہمارے حضرت کا فرمان یہ ہے کہ ہر دفعہ نیک کام میں اس نیت کے ساتھ عمل کرو اور یہ کوئی مشکل بات بھی نہیں ہے۔ فقہاء کرام اور علماء کرام کہتے ہیں اور ان کا فتویٰ ہے کہ نماز کے اندر نیت۔ تعیین ضروری ہیں کہ یہ نماز اور اس وقت کی نماز پڑھ رہا ہوں کیونکہ جب اس نماز کے لئے گئے ہیں تو وہی نیت ہو گی حضرت رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ نہیں تعیین نیت بھی ضروری ہے کہ اس وقت کی یہ نماز اس امام کے پیچھے پڑھ رہا ہوں۔ ہمارے حضرت حکیم الامت اور مجدد ملت تھے یہ بات کیوں کہی جو کہ عام فقہاء کرام کے خلاف تھی تو بات یہ سمجھ میں آئی کہ فقہاء کرام کا زمانہ فلاح اور نیکی کا ذریعہ تھا لوگوں میں جذبہ زیادہ تھا ہر کام میں اتباع سنت کا خیال رکھا جاتا تھا لیکن ہمارا زمانہ نفاقی زمانہ ہے تو ہر کام میں نیت کرنے سے اور اس کے استحضار کرنے سے عمل ٹھیک ہو جائے گا۔ جب ظہر کی نماز نیت سے کی تو اس وقت تھوڑے سے وقفہ میں دوران نیت کوئی دوسرا خیال نہیں آیا تو نیت خالص تھی حضور قلب تھا نماز شروع ہوتے ہی وسواس شروع ہو جائیں گے۔ اس نیت کرنے سے عمل خالص ہو گیا اس لئے حضرت رحمۃ اللہ نے فرمایا کہ نیت ضروری ہے۔

سفرنامہ

روزنامچہ

ہمارے سفر کا آغاز

ترتیب مولانا منظور احمد الحسینی

حق سبحانہٗ و تعالیٰ کا جتنا شکر ادا کیا جائے وہ کم ہے کہ اُس نے ہمیں عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور اسلام کی سربلندی کے لئے علماء حق کی جماعت مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے ساتھ منسلک کیا اور اس کو ہم اپنے لئے باعث فخر و سعادت سمجھتے ہیں اور عہد کرتے ہیں کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے خون کا آخری قطرہ تک بہانے سے گریز نہیں کریں گے۔

یوں تو اللہ تعالیٰ نے مجلس تحفظ ختم نبوت کو عظیم کامیابیوں سے نوازا ہے اندرون و بیرون ملک یہ جماعت خدمات انجام دیتی رہی ہے، اور دے رہی ہے اگرچہ بیرون ملک مجلس کا رابطہ شروع میں کم تھا لیکن اس کے باوجود جماعت کے اکابرین نے اس سلسلے میں بہت سفر کئے سب سے پہلے حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کی ایماء پر مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ نے آج سے تقریباً پندرہ سال قبل جزائر فجی، جرمنی، اور انگلستان کا یک سالہ دورہ کیا تھا تو اس وقت قدم قدم پر اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت شامل حال رہی اور ہر جگہ پر اللہ تعالیٰ نے کامیابی کی سعادتوں سے نوازا۔ انگلینڈ میں ورکنگ مشن پر ایک عرصے تک کبھی لاہوری مرزائیوں کا قبضہ تھا مولانا لال حسین اختر مرحوم کی مساعی جمیلہ سے مسلمانوں کے قبضہ میں واپس آئی اس کے علاوہ مناظر اسلام مولانا عبدالرحیم اشعرؒ اور خطیب ربوہ مولانا اللہ وسایا انڈونیشیاؔ کے دورے پر تشریف لے گئے۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحؒ کا وہ دورہ جو افریقی ممالک، انگلینڈ اور حجاز پر مشتمل تھا ہمیں اچھی طرح یاد ہے کہ افریقہ کے کثیر تعداد قادیانیوں نے مولانا مرحوم کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ حال ہی میں ستمبر ۱۹۸۲ء میں مولانا عبدالرحیم اشعرؒ اور دیگر علماء کرام جنوبی افریقہ مقدمے کے سلسلے میں تشریف لے گئے تھے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے وہاں بھی کامیابی سے سرفراز فرمایا قادیانیوں کے سابق سربراہ آنجہانی مرزا ناصر ۱۹۸۰ء میں "دورہ مغرب" اور موجودہ "قادیانی" سربراہ مرزا طاہر کے اسپین و دیگر ممالک کے دورے کے بعد ہمارے اکابرین نے ان ممالک میں جماعتی دورے کی ضرورت کو شدت سے محسوس کیا۔ اللہ تعالیٰ نے غیب سے اس دورے کے اسباب پیدا فرما دیئے۔ کہ مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہٗ کو دارالعلوم ہولکمب سے مولانا محمد یوسف متالا مدظلہٗ نے انگلینڈ کی دعوت کا پیغام بھیجا تاکہ یہاں تشریف لاکر حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب رحؒ کی سوانح حیات کے مسودے کو مرتب کریں۔

چنانچہ موقع کو غنیمت سمجھتے ہوئے مولانا محمد یوسف لدھیانوی اور الحاج لال حسین امیر مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی و دیگر ساتھیوں کے مشورہ کے بعد اس دورۂ یورپ کے لئے احقر اور جناب عبدالرحمٰن یعقوب باوا کا نام تجویز کیا گیا۔ چنانچہ ایک اجلاس میں دورے کے لئے ۲۰ مارچ کی تاریخ مقرر کی گئی اور اس کے لئے پروگرام طے

سفرنامہ

کر لیا گیا اور تیاریاں مکمل کر لی گئیں۔ پروگرام طے پایا کہ ہوائی اڈے کی طرف روانگی جناب عبدالرحمٰن یعقوب باوا کے گھر سے ہوگی مولانا محمد یوسف صاحب چودھری ازالرحمٰن صاحب کی کار پر اور احقر عقیان شاہ بخاری (جو جماعت کے پرانے معاونین میں) کی کار پر اتوار کی شب ساڑھے تین بجے جمع ہو گئے۔ وہاں سے فوری طور ختم نبوت کا یہ قافلہ ہوائی اڈہ کی طرف روانہ ہوگیا ساڑھے ۴ بجے ہم لاؤنج میں داخل ہو گئے۔

جہاں امیگریشن اور کسٹم کی ضروری کارروائی مکمل کرنے کے بعد ہم اندرونی لاؤنج میں پہنچ گئے وہاں ہم نے صبح کی باجماعت نماز ادا کی، ساڑھے پانچ بجے اعلان ہوا کہ لندن کے لئے پرواز تیار ہے چنانچہ ہم بس کے ذریعہ طیارہ تک پہنچے۔ پونے چھ بجے پی آئی اے بوئنگ، طیارہ ۷۴۷ پرواز نمبر ۷۸۶ PK میں داخل ہو گئے الحمد للہ جہاز میں انتہائی عمدہ جگہ ملی جو بالکل دروازے کے متصل تھی، جہاز میں داخل ہوتے ہی طیارہ کے ایک بڑے آفیسر نے ہمیں خوش آمدید کہا اُن سے تعارف ہوا تعارف کے بعد انہوں نے مولانا لدھیانوی صاحب سے ایک نفیس سوال کیا جو مختصراً مع جواب درج ذیل ہے

سوال:- "ہماری زندگی کچھ ایسی ہے کہ شراب وغیرہ سے ہمارا سابقہ پڑتا ہے اور ان میں لذت بھی ہے دوسری طرف مذہب اپنی طرف کھینچتا ہے اس سے کشمکش پیدا ہوتی ہے۔ کیا کیا جائے"

جواب:- "دنیا ایک کشتی کا میدان ہے جب دو پہلوان کشتی لڑتے ہیں تو ان کے درمیان کشتی اس وقت تک جاری رہتی ہے تا آنکہ ایک غالب آجائے ہمارے اندر ایک ایمان ہے دوسرا شیطان۔ دونوں کے درمیان کشمکش آخر تک جاری رہتی ہے آپ کے اندر کشمکش کا ہونا اس امر کی علامت ہے کہ اندر ایمان کی جڑ ہری ہے، بس ضرورت اس کی ہے کہ اس کو بڑھایا جائے۔ تاکہ یہ ایمانی قوت غالب آ جائے اور یہ کشمکش جاتی رہے"

سوا چھ بجے ہدایات دی گئیں چھ بج کر پچیس منٹ پر جہاز رینگنے لگا (اس دوران حضرت لدھیانوی نے نہایت الحاح کے ساتھ دعا کرائی) تھوڑی دیر بعد ہم فضا میں تھے جہاز دوبئی کی طرف رواں دواں تھا۔ ساڑھے آٹھ بجے ہم دوبئی ائر پورٹ پر پہنچے یہاں ایک گھنٹہ رکنے کے بعد جہاز فرینکفرٹ کی طرف روانہ ہو گیا۔

پاکستانی وقت کے مطابق چار بجے جہاز فرینکفرٹ (مغربی جرمنی کا شہر) کے ہوائی اڈے پر اتر گیا ایک گھنٹہ دس منٹ کا وقفہ دیا گیا اس دوران ہم ہوائی اڈے کی عمارت میں داخل ہو گئے جناب باوا صاحب نے اپنے ماموں (جو فرینکفرٹ میں رہائش پذیر ہیں) سے ٹیلیفون پر گفتگو کی یہیں ائر پورٹ پر لندن کے ایک مظلوم مسلمان سے ملاقات ہوئی جو حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ اور مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھری کے معتقد تھے انہوں نے اپنی دکھ بھری داستان سنائی کہ پچھلے دنوں لندن میں نسلی فسادات کی جب آگ بھڑک اٹھی اس دوران ان کے گھر کو آگ لگا دی گئی تھی جس میں ان کے بیوی اور بچے جل کر شہید ہو گئے تھے۔ مولانا موصوف نے ان کی درد بھری داستان سن کر ان کو صبر کی تلقین کی آخر میں انہوں نے جماعت کے وفد کو لندن آنے کی دعوت دی۔ سوا چھ بجے فرینکفرٹ سے جہاز لندن کے لئے روانہ ہو گیا اور ٹھیک ساڑھے سات بجے لندن کے بین الاقوامی ہیتھرو ائر پورٹ پر اتر گیا۔

امیگریشن اور کسٹم کی کارروائی کے بعد جب ہم باہر نکلے تو بہت حضرات نے (جو دارالعلوم ہولکمب کی طرف سے

نمائندے تھے) بڑھ کر ختم نبوت کے وفد کا پرتپاک استقبال کیا اس وقت ظہر کا وقت ہو چکا تھا باہر ائرپورٹ پر ظہر کی نماز پڑھی مغرب کے وقت ہم برمنگھم کے درمیان ایک مقام پر رک کر عصر کی نماز پڑھی مغرب کے وقت ہم برمنگھم پہنچ گئے یہ لندن کے بعد دوسرا بڑا شہر ہے یہاں ابراہیم سعید صاحب سیکرٹری دارالعلوم کے بھائی مولانا عبدالحق صاحب قیام پذیر ہیں۔ ان کے گھر مغرب کی نماز پڑھی نماز کے بعد انہوں نے وفد کی چائے سے خوب تواضع کی مغرب کے بعد پھر سفر شروع ہو گیا برمنگھم سے کار کی ڈرائیونگ جناب مولانا محمد بلال صاحب باوا خلیفہ حضرت شیخ الحدیث و مدرس دارالعلوم ہولکمب (جو عبدالرحمٰن یعقوب باوا صاحب کے رشتے میں بھانجے ہیں) نے کی جبکہ لندن سے برمنگھم تک جناب بھائی ابراہیم سعید گاڑی چلا رہے تھے گھنٹے بھر کے اندر ہم دارالعلوم ہولکمب پہنچ گئے۔ یہاں حضرت مولانا محمد یوسف متالا، (خلیفہ حضرت شیخ الحدیث و مہتمم دارالعلوم ہولکمب) اساتذہ و طلبہ نے بڑھ کر ختم نبوت کے وفد کا خیر مقدم کیا اور مہتمم صاحب مولانا محمد یوسف لدھیانوی اور وفد کے دوسرے ارکان کے ساتھ بغلگیر ہوئے تھوڑی دیر کے بعد کھانے کے لئے ایک صاحب کے گھر لیجایا گیا جو دارالعلوم کے قریب ہی رہتے ہیں جہاں صاحب خانہ نے دعوت کا خصوصی انتظام پہلے سے کیا ہوا تھا کھانے سے فراغت کے بعد مدرسہ میں نماز عشاء ادا کی گئی نماز سے فراغت کے بعد مولانا متالا صاحب نے فرمایا طویل سفر کی وجہ سے آپ حضرات کو تھکاوٹ زیادہ ہے لہٰذا آپ سب آرام کریں۔ پاکستانی وقت کے مطابق رات کے ۴ بجے جبکہ لندن میں اس وقت رات کے گیارہ بج رہے تھے ہم نیند کی آغوش میں چلے گئے۔

تیسری سالانہ

ختم نبوۃ کانفرنس

۲ روزہ

زیر اہتمام
مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرہ

زیر سرپرستی: حضرت مولانا خان محمد صاحب سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

بتاریخ ۲۹، ۳۰ جمادی الثانی ۱۴۰۳ھ بمطابق ۱۴، ۱۵ اپریل ۱۹۸۳ء بروز جمعرات، جمعہ۔ بمقام لائبریری گراؤنڈ گوجرہ،

جس میں ملک بھر سے علماء کرام اور مشائخ عظام تشریف لا رہے ہیں۔ اہل اسلام سے کانفرنس کے تمام اجلاسوں میں بھرپور شرکت کی اپیل ہے۔

المشتہر محمد اسلم چشتی صابری امیر و اراکین مجلس تحفظ ختم نبوۃ گوجرہ (ٹوبہ ٹیک سنگھ)

ABC
کوشش کرے انسان تو کیا ہو نہیں سکتا
ABC
brother
KNITTING MACHINE
SARAULLA
CARPET YARNS
ABC
BLANKETS
ABC
KNITTING YARNS
ثناءاللہ وولن ملز لمیٹڈ
تیسری منزل جینو راما سینٹر
فاطمہ جناح روڈ، کراچی
فون: ۵۱۶۰۳۵-۵۱۶۰۳۴
adcom-128

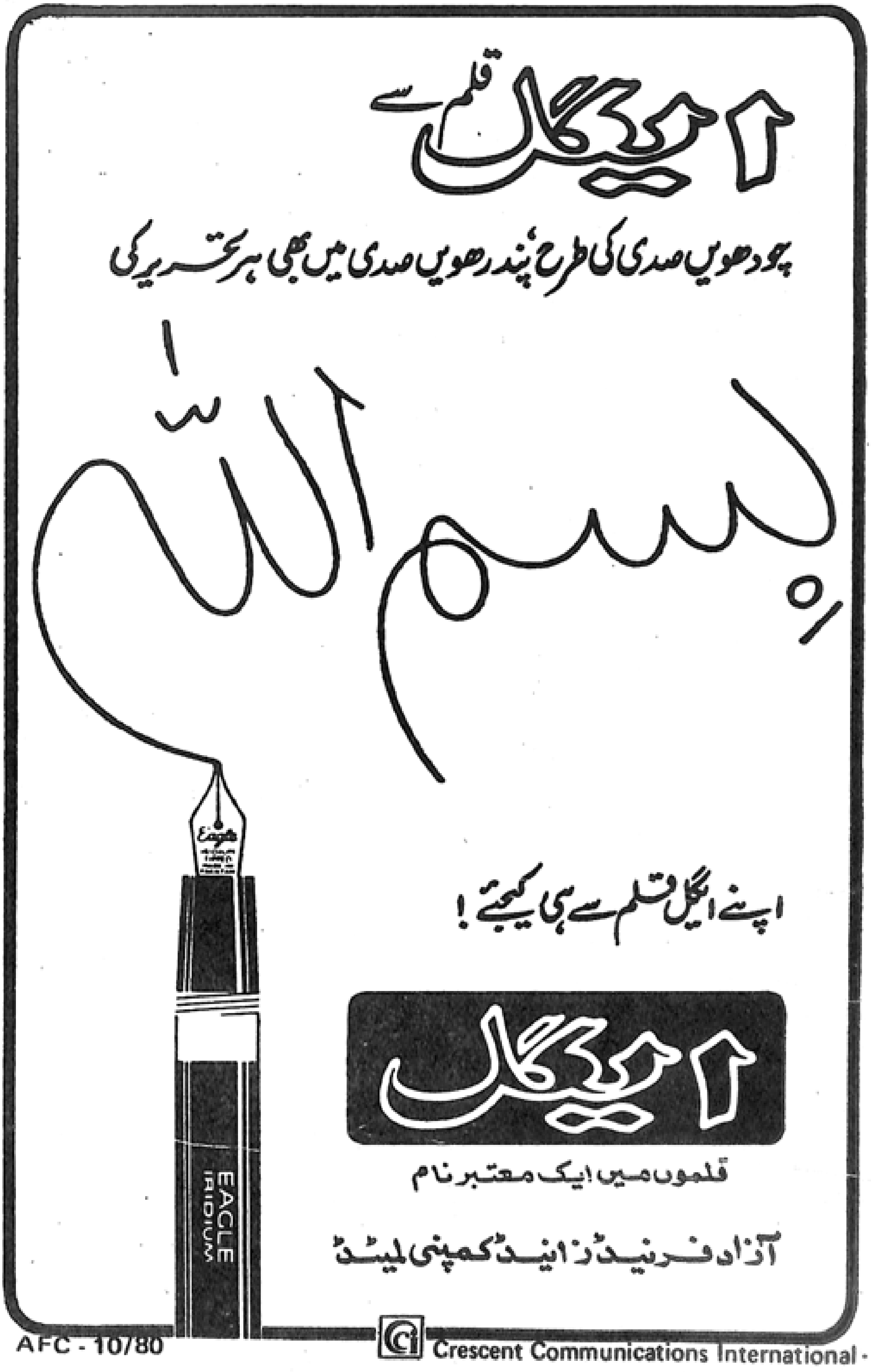
ایگل قلم سے
چودھویں صدی کی طرح پندرھویں صدی میں بھی ہر تحریر کی
بسم اللہ
اپنے ایگل قلم سے ہی کیجئے!
ایگل
قلموں میں ایک معتبر نام
آزاد فرینڈز اینڈ کمپنی لمیٹڈ
EAGLE
IRIDIUM
AFC - 10/80
Crescent Communications International

سفرنامہ

تبلیغی ڈائری

دورۂ روس

جامعہ رشیدیہ کے فاضل مبلغ کی

تبلیغی رپورٹ

ماسکو

دو شنبے" تاشقند سے تین سو میل کے فاصلے پر ہے وہاں کے مسلمانوں میں دینی جذبہ ہے لیکن حکومت کی طرف سے بھی دباؤ بہت سخت ہے۔ دو شنبے میں چار مسجدیں ہیں۔ ہم نے انٹورسٹ والوں کو بغیر پوچھے تین مسجدوں میں کام کر لیا تو ان کا چیئرمین بہت خفا ہو گیا۔ وہ خاص روسی تھا۔ پانچویں دن مجھے بلایا۔ خفا اس لیے ہوا کہ ہم صرف مساجد ہی کیوں جاتے ہیں ان کے ٹورسٹ علاقوں میں کیوں نہیں جاتے۔ ہم ان کے پاس گئے اور انہوں نے پوچھا کہ تم یہاں کس مقصد کے لیے آئے ہو ہم نے کہا تمہارا ملک دیکھنے کے لیے، تو انہوں نے کہا کہ تم نے کیا دیکھا، پہاڑوں کو نہیں دیکھا، سمندروں کو نہیں دیکھا۔ میں نے کہا دنیا میں سب سے اونچا پہاڑ ہمالیہ ہے اس کے نیچے ہم رہتے ہیں اور سب سے بڑا سمندر بحر ہند ہے جس کے کنارے ہم رہتے ہیں ہمیں یہاں کے پہاڑ اور سمندر دیکھنے کی ضرورت نہیں، یہاں کی چار چیزیں ہیں جنہیں دیکھنے ہی ہم دیکھتے ہیں۔ پہلے تو یہاں کے آدمی بہت خوبصورت ہیں ہم سب کالے ہیں۔ دوسرے یہاں درخت بہت ہیں ایسے درخت ہمارے ملک میں نہیں ہیں۔ تیسرے ہم بازار جاتے ہیں مختلف قسم کے پھل دیکھتے ہیں خریدتے ہیں۔ چوتھے یہ کہ ہمارے ملک میں مسجدیں بہت ہیں لیکن یہاں کی مساجد جیسی خوبصورت نہیں ہیں وہی ہم دیکھنے جاتے ہیں یہ سن کر وہ ہنس پڑے۔ اور کہا کہ کل جہاں جاؤ گے ہماری گاڑی اور رہبر لے کر جاؤ گے۔ ہم نے کہا ٹھیک ہے اور ایک ہی مسجد باقی تھی ہم ان کی گاڑی اور رہبر لے کر اس مسجد میں کام کرنے کے لیے آئے؛ اور یہ ہمارا آخری دن تھا۔

پھر ہم تاشقند واپس آئے اور بذریعہ ریل بخارا پہنچے تقریباً پانچ صد میل کا فاصلہ ہے۔ بخارا اصل بخارا نہیں چند پرانی بستیاں ہیں۔ یہاں تین سو ساٹھ مسجدیں تھیں اب وہاں صرف تین مسجدیں ہیں اور مسکینی کی حالت میں پڑی ہیں۔ بڑے بڑے آدمی دیکھ کر روتے تھے۔ دو مسجدوں میں بات کرنے کی اجازت نہیں ملی ایک مسجد میں دو دن کام کیا اور وہاں بات بھی ہوئی۔ انہوں نے ایک دن دعوت بھی کی لیکن بات کرانے کی ہمت نہ ہوئی حکومت کی طرف سے سب سے زیادہ سختی بخارا میں ہے لیکن وہاں ایک مدرسہ میر عرب نام کا ہے۔ اسی سے اوپر طلبہ کی تعداد ہے عربی فارسی پڑھتے ہیں مسائل سیکھتے ہیں اور مختلف شہروں میں امام و خطیب بنتے ہیں عید کی نماز ہم نے بخارا میں پڑھی بخارا کے گلی کوچوں میں ہم پیدل چلتے تھے اور مسلمانوں سے سلام و مصافحہ بھی کرتے تھے۔

وہاں سے پھر ہم "سمرقند" گئے ، سمرقند میں چوبیس گھنٹے کا پروگرام تھا ۔ "سمرقند" میں پہلے "تین مسجدیں تھیں ۔ گذشتہ سال مزید چار مساجد بنیں وہاں دینی فضا سب سے اچھی ہے ۔ دو مسجدوں میں ہم نے کام کیا ۔ امام بخاریؒ کی قبر کی زیارت کی وہاں ہشام بن عباسؓ کی قبر مبارک بھی موجود ہے عبد الدارون بن سعید بن رقیہ بنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر بھی موجود ہے وہاں ایک مسجد بھی ہے ، بڑا قبرستان ہے امام صاحبان اور لوگوں سے بات ہوئی تو انہوں نے افسوس کیا کہ تم کو دس دن کے لیے آنا چاہیئے تھا اور کہا کہ آئندہ آنے والی جماعت کم از کم دس دن کا پروگرام لے کر آئے ۔ دراصل ہم نے بھی زیادہ وقت لگانے کی کوشش کی تھی مگر حکومت نے منظور نہیں کیا ۔ سمرقند والوں میں دینی احساس اور سمجھ سب سے زیادہ ہے ۔

وہاں سے پھر ہم "ماسکو" آئے ۔ ماسکو میں ۹ دن قیام رہا وہاں اسی لاکھ سے اوپر آبادی ہے ۔ صرف ایک مسجد ہے ہم مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے جاتے ۔ مقامی اور غیر ملکی لوگوں سے خصوصی باتیں کرتے ۔ مختلف ممالک کے طلبہ سے بھی ملاقات ہوئی ایک دن بیان کرنے کی اجازت ہوئی ۔ امام صاحب بڑے آدمی تھے بڑی محبت سے پیش آئے ۔ اور ترجمہ بھی انہوں نے کیا ۔ مؤذن نوجوان ہے ۔ عربی جانتے ہیں ۔ انہوں نے کہا کہ ماسکو اور آس پاس میں پچیس لاکھ مسلمان ہیں ۔ ہر نماز میں تقریباً سو آدمی شریک ہوتے ہیں ۔ جمعہ کو تقریباً پانچ سو کا مجمع تھا ۔ ہماری ملاقات سے بہت خوش ہوئے اور ہمت افزائی بھی ہوئی ۔ وہاں ایک سبزی منڈی بھی ہے کہ اکثر مسلمان ہیں ۔ ہمارے ساتھی جاتے تھے تو مسلمان سینے پر ہاتھ رکھ کر سلام کرتے تھے راستہ میں جب ہم پیدل چلتے تھے تو پتہ نہیں چلتا تھا کہ کون مسلمان ہے اور کون غیر مسلم دور دور سے بہت سے آدمی سینے پر ہاتھ رکھ کر ہماری طرف سر جھکاتے تھے ۔ یہاں ہر جگہ ہم نے لوگوں کو اعمال کا اہتمام کرنے کو کہا اور استغفار کی اہمیت بتلائی کہ تمام مسلمان آدھی رات کے بعد خوب استغفار کریں اور روس کے ہر مسلمان کی طرف سے استغفار کریں ۔

ماسکو میں بعض نوجوانوں سے ملاقات ہوئی جو ٹوٹی پھوٹی عربی جانتے تھے ۔ ہم نے کہا کہ عربی کہاں سے سیکھی کہا کہ گھر میں والد صاحب سے ہر جگہ ہی دیکھا کہ دیندار آدمی اپنی اولاد کو گھروں میں تعلیم دیتے ہیں کیونکہ مسجد میں تعلیم ممنوع ہے ۔ ہر جگہ مسلمانوں سے عرض کیا کہ ہر عمل کے بعد دعا کا اہتمام کریں ۔ خدائے پاک سے دینی آزادی مانگیں دعا کی شدید ضرورت ہے کہ اللہ پاک روس کے مسلمانوں کو دینی آزادی عطا کرے ۔ مسلمانوں میں اخلاق کی کمی نہیں مہمان نوازی مثالی ہے صرف دینی آزادی مل جائے تو پھر دینی چشمہ جاری رہے گا اس لیے جماعتیں بھیجنے اور نہایت حکمت کے ساتھ کام کرنا ہے تقویٰ والی جماعت اور روسی والی جماعت زیادہ سے زیادہ جانے کی ضرورت ہے ۔ ہو سکتا ہے کہ ایسی جماعت سے اللہ پاک ہدایت کا فیصلہ فرما دیں اور روسی قوم کو بھی ہدایت دے دے ۔ جماعت کے تمام احباب سلام عرض کرتے ہیں اور دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ پاک ہمیں مزید توفیق دے اور موت تک عافیت کے ساتھ دین کی محنت میں لگائے رکھے ۔

بندہ اشرف علی [illegible]
کاکرائیل مسجد (ڈھاکہ)
بنگلہ دیش ۔

الافتاء

از مولانا محمد یوسف لدھیانوی

رفع و نزول عیسیٰ علیہ السلام کا منکر کافر ہے

ایک سوال اور اس کا جواب

بعد عرض

اس خط کا جواب ضرور عنایت فرمائیں کیونکہ اس مضمون میں جو ملک کا مشہور پندرہ روزہ رسالہ ہے "تقاضے" جس کے ایڈیٹر میاں جام شاہ جہاں پوری ہیں ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر نہیں اٹھائے گئے۔ مضمون ایڈیٹر صاحب نے خود تحریر فرمایا ہے اور یہ مضمون اختر رضوی اسسٹنٹ ایڈیٹر روزنامہ مشرق کراچی کے ۸ جولائی ۱۹۸۲ء اخبار امن میں مضمون "بات صاف ہونی چاہیئے" کے جواب میں لکھا گیا ہے ہم اسے نقل کئے دیتے ہیں۔ علمائے کرام سے جواب کا منتظر رہوں گا۔

جواب ضرور عنایت فرمائیں۔ نہایت مشکور رہوں گا۔ جوابی لفافہ ارسال کیا جا رہا ہے۔

سوال

کیا یہ عقیدہ اسلام کے مطابق ہے کہ کعبۃ اللہ، اللہ کا گھر (جائے رہائش ہے) اور وہ عرش اعظم پر رکھی ہوئی جلیل القدر کرسی پر رونق افروز ہوا کرتا ہے۔ عرش اعظم ساتویں آسمان کے اوپر ہے۔

جواب

کعبہ اللہ کا گھر ضرور ہے مگر اس کی جائے رہائش ہرگز نہیں۔ اللہ کے گھر سے مراد یہ ہے کہ اس گھر میں صرف اور صرف اللہ کی عبادت ہوگی۔ غیر اللہ کی عبادت یہاں حرام ہے۔ جہاں تک جائے رہائش کا تعلق ہے یہ خیال تو دوری خواں مولویوں کو ہو سکتا ہے کوئی روشن خیال عالم دین اس قسم کے لغو عقیدے کا تصور بھی نہیں کر سکتا کہ اللہ تعالیٰ عرش اعظم پر رکھی ہوئی کسی کرسی پر رونق افروز ہوا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ زمان و مکان کی قیود سے بالا ہے۔ اگر وہ عرش اعظم یا اس پر رکھی ہوئی کرسی پر رونق افروز ہو گیا تو اس کے معنی یہ ہوئے کہ وہ محدود اور مقید ہو گیا۔ ایسا سوچنا بھی اللہ تعالیٰ کی ارفع و اعلیٰ شان کے بارے میں انتہا درجے کی بے ادبی ہے۔ یہ مغالطہ عرش کے لفظ سے پیدا ہوا ہے۔ عربی زبان میں عرش کے معنی حکومت کے ہیں مقصد یہ کہ جب اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کی تخلیق کا عمل مکمل کر دیا تو اس کے ساتھ ہی اس کی حکومت شروع ہو گئی۔ اور اس کائنات کی ہر چیز اس کی تابع فرمان ہو گئی۔ "اپنے عرش پر مضبوطی سے قائم ہو گیا" کی تفسیر اتنی ہے۔ باقی قصے کہانیاں ہیں جو بائبل سے اسلام میں داخل ہو گئے۔ اور عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ کو زمین سے اٹھا کر عرش تک پہنچا دیا پھر انہیں خداوند تعالیٰ کے دائیں جانب بٹھا دیا۔ اس سے عیسائی حضرات کا مقصد یہ ثابت کرنا تھا کہ نعوذ باللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہمارے آقا و مولا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل تھے کہ وہ تو دو ہزار سال سے اللہ تعالیٰ کے دائیں جانب رونق افروز ہیں۔ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کی زمین میں مدفون ہیں۔ افسوس کہ ہمارے مفسرین اور علمائے کرام نے قرآن پر تدبر نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اور ان کی والدہ کے بارے میں فرما دیا۔

ترجمہ :۔ یعنی وہ دونوں کھانا کھایا کرتے تھے۔

غور کرنا چاہیئے کہ کون سا نبی ایسا گزرا ہے جو کھانا نہیں کھاتا تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اللہ کو یہ وضاحت کرنے کی کیا ضرورت تھی اس کا جواب یہ ہے کہ عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا بنا کر انہیں آسمان پر بٹھا دیا۔ مندرجہ بالا آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان دونوں باطل نظریات کی تردید کی اور فرما دیا کہ جو شخص کھانا کھاتا ہو وہ خدا کا بیٹا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ خدا کھانے پینے کا محتاج نہیں۔ اس آیت کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اس غلط نظریے کی تردید فرما دی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر تشریف فرما ہیں ....

۱۸

الافتاء

ارشاد ہوا کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کھانا کھایا کرتے تھے، جس شخص کا مادی جسم دنیاوی اور مادی غذا کا محتاج ہو وہ سینکڑوں بلکہ ہزاروں سال تک کھانے کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا کیونکہ آسمان پر گندم یا مکئی کے کھیت یا آٹا پیسنے کی چکی اور باورچی خانے کی موجودگی کا کوئی ثبوت قرآن سے نہیں ملتا نہ وہاں کپاس کے کھیت اور کپڑا بننے کی مشینیں ہیں اور ظاہر ہے کہ ان چیزوں کے بغیر انسان کی مادی زندگی کا قائم رہنا ناممکن ہے۔ ہاں اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام اپنا مادی جسم دنیا میں چھوڑ گئے جو کھانے پینے اور کپڑے کا محتاج تھا اور صرف ان کی روح اللہ تعالیٰ کے پاس چلی گئی تو کوئی اعتراض پیدا نہیں ہوتا کیونکہ سارے انبیاء و شہداء کی ارواح اللہ تعالیٰ کے پاس چلی گئیں جن کے بارے میں وہ فرماتا ہے کہ ہم انہیں غذا دیتے ہیں اور جس کے ذریعے وہ زندہ ہیں، ظاہر ہے وہ غذا مادی نہیں روحانی ہوگی کیونکہ ان انبیاء اور شہداء کے جسم تو اس دنیا میں رہ گئے۔

ہمارے بعض علمائے سلف بھی غلط فہمی کا شکار ہو گئے اور یہ عقیدہ اختیار کر لیا کہ اللہ واقعی کسی تخت پر جلوہ افروز ہیں، اور حضرت عیسٰی علیہ السلام اس کے پاس تشریف فرما ہیں جب کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام زمین سے آسمان پہ گئے ہی نہیں تو اس کے دائیں طرف کیسے بیٹھ گئے جب اللہ تعالیٰ لامحدود اور زمان و مکان کی قیود سے آزاد ہے تو حضرت عیسٰی علیہ السلام اس کے پاس کیسے جا سکتے ہیں یا بیٹھ سکتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے پاس بلا لیا تو تسلیم کرنا پڑے گا کہ خدا کسی محدود جگہ جلوہ افروز ہے اور حضرت عیسٰی علیہ السلام اُس کے پاس ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کو سات حصوں میں ضرور تقسیم کیا ہے مگر یہ کہنا کہ ساتویں آسمان پر اس کا عرش ہے جس پر وہ کرسی بچھائے رونق افروز ہے خداوند کریم کی شان سے ناواقفیت کی دلیل ہے۔

ہم نے مضمون نقل کر دیا ہے علمائے کرام سے وضاحت کے طلبگار ہیں۔ دعا ہے کہ باری برحق ہم تمام مسلمانوں کو راہ مستقیم پر قائم رکھے۔ (آمین)

جواب کا منتظر

ظفر اقبال اعوان

۴/۹ - ۳۲۲ - J

سائیٹ گرڈ خیرپور (سندھ)

جواب

یہ مضمون سارے کا سارا غلط اور لغو ہے۔ اللہ تعالیٰ تو عرش پر بیٹھا کوئی نہیں مانتا۔ اور حضرت عیسٰی علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے کا واقعہ خود قرآن کریم میں موجود ہے۔ مگر اہل اسلام میں سے کوئی شخص اس کا قائل نہیں کہ وہ عرش پر خدا کے پاس تشریف فرما ہیں۔ بلکہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی متفق علیہ حدیث معراج کے مطابق عیسٰی علیہ السلام دوسرے آسمان پر ہیں۔

حضرت عیسٰی علیہ السلام کا آسمان پر اٹھایا جانا اور قربِ قیامت میں دوبارہ زمین پر نازل ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر تمام صحابہ کرام، تابعین عظام، مجددین امت اور پوری امت اسلامیہ کا متفق علیہ اور قطعی متواتر عقیدہ ہے۔ اس کا منکر کافر ہے۔

رہا یہ شبہ کہ آسمان پر ان کی غذا کیا ہے؟ یہ شبہ نہایت احمقانہ ہے۔ کیا خدا تعالیٰ کے لئے ان کے مناسب حال غذا مہیا کر دینا مشکل ہے؟ یہ کھیت، چکیاں، کارخانے بھی اللہ تعالیٰ کے پیدا کئے ہوئے ہیں۔ وہ خود ان چیزوں کا محتاج نہیں۔ بغیر ان کے اسباب کے بھی غذا مہیا کر سکتا ہے۔ قرآن کریم میں حضرت مریم والدۂ عیسٰی علیہ السلام کا واقعہ مذکور ہے کہ ان کے پاس غیب سے رزق آتا تھا۔ اور بے موسم کے پھل انہیں ملتے تھے۔ وہ کس کھیت اور کارخانے سے تیار ہو کر آتے تھے؟ شبہ اس سے ہوتا ہے۔ احمق لوگ، خدا تعالیٰ کی قدرت کو بھی اپنے پیمانے سے ناپتے۔

الغرض حضرت عیسٰی علیہ السلام کا آسمان پر اٹھایا جانا اور آخری زمانے میں ان کا نازل ہونا اسلام کا قطعی عقیدہ ہے۔ اور جو شخص اپنی جہالت کی وجہ سے اس کا انکار کرے وہ مسلمان نہیں ہے۔ واللہ اعلم

بقیہ :- اداریہ

ہم جناب صدر صاحب کی خدمت میں عرض کریں گے کہ جیسے انہوں نے اس سے قبل — شرعی عدالتوں کے قیام میں جرأت مندانہ اقدام کئے ہیں۔ اب بھی انہیں بغیر کسی جھجک اور پس و پیش کے شرعی عدالتوں کی بالادستی اور وقار کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ اعلان کرنا چاہئے تاکہ تحتانی عدالت سے لے کر شریعت بنچ تک کسی عدالت کے کسی فیصلہ کو سیکولر عدالت اور مارشل لاء کے ذریعہ چیلنج نہیں کیا جا سکتا، اور تمام سیکولر اور مارشل لاء عدالتیں غیر موثر شمار ہوں گی۔ اس اقدام پر انشاء اللہ، اللہ تعالیٰ کی نصرت و مدد شامل حال ہوگی۔ اور جناب صدر صاحب کے اقتدار کو بھی استحکام نصیب ہوگا۔

سعید احمد عفی عنہ

من سازمہ کا بین الاقوامی ہفت روزہ ختم نبوت

رفع و نزول عیسیٰ علیہ السلام

کے بارے میں نویں صدی کے اکابرین امت کا عقیدہ

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کا عقیدہ

حافظ الدنیا الامام الحافظ شہاب الدین احمد بن علی بن محمد بن حجر العسقلانی الشافعی (۸۵۲ھ) "تلخیص الحبیر فی تخریج احادیث الرافعی الکبیر" میں لکھتے ہیں:-

واما رفع عیسٰی فاتفق اصحاب الاخبار والتفسیر علی انہ رفع ببدنہ حیاً وانما اختلفوا ھل مات قبل ان یرفع او نام فرفع ۔

(ج ۔ ۳)

(ص ۔ ۲۱۴)

رہا عیسٰی علیہ السلام کا آسمان پر اٹھایا جانا؟ تو تمام اصحاب اخبار و تفسیر اس پر متفق ہیں کہ وہ جسد عنصری کے ساتھ زندہ اٹھائے گئے البتہ اس میں اختلاف ہے کہ اٹھائے جانے سے پہلے مرے تھے (اور پھر زندہ کر کے اٹھائے گئے) یا نیند کی حالت میں اٹھائے گئے۔

✿ ✿ ✿

اور حافظ نے "الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ" میں حضرت عیسٰی علیہ السلام کو صحابہ کرام میں شمار کیا ہے۔ کیونکہ وہ قبل از وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے ہیں (ج ۲ ص ۵۲ تا ۵۴)۔

نیز اسی کتاب میں حضرت خضر علیہ السلام کے ترجمہ میں فرماتے ہیں کہ بعض حضرات نے حدیث "لا نبی بعدی" سے ان کی وفات پر استدلال کیا ہے۔

ھو معترض بعیسی بن مریم فانہ نبی قطعاً وثبت انہ ینزل الی الارض فی آخر الزمان ویحکم بشریعۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوجب حمل النفی علی انشاء النبوۃ لاحد من الناس، لا علی وجود نبی کان قد نبیٔ قبل ذالک۔

یہ استدلال حضرت عیسٰی علیہ السلام کی وجہ سے محل اعتراض ہے کہ وہ قطعاً نبی ہیں اور یہ ثابت ہے کہ وہ آخری زمانے میں زمین پر نزول فرمائیں گے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے مطابق حکم کریں گے۔ لہٰذا "لا نبی بعدی" کی نفی کو اس معنی پر محمول کرنا واجب ہے کہ آپ کے بعد کسی کو نبوت حاصل نہیں ہو سکتی جس نبی کو آپ سے پہلے نبوت مل چکی اس کا

(ج ا ص ۳۵۴) وجود اس حدیث کے منافی نہیں

اور حافظ نے فتح الباری میں بھی متعدد جگہوں پر نزول عیسیٰ علیہ السلام کی تصریحات فرمائی ہیں کتاب الانبیاء باب نزول عیسیٰ علیہ السلام اور کتاب الفتن کی مراجعت کی جائے۔

ارشاد نبوی "ینزل فیکم ابن مریم حکماً" کی شرح میں فرماتے ہیں:۔

ای حاکماً۔ والمعنی انه ینزل حاکماً بهذه الشریعة فان هذه الشریعة باقیة لا تنسخ بل یکون عیسیٰ حاکماً من حکام هذه الامة

(ج - ۶ ص ۳۵۶)

حکم سے مراد حاکم ہے اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نازل ہو کر اس شریعت کے مطابق حکومت کریں گے۔ کیونکہ یہ شریعت قیامت تک باقی رہے گی منسوخ نہیں ہوگی بلکہ عیسیٰ علیہ السلام اس امت کے حکام میں سے ایک حاکم ہوں گے۔

اسی حدیث کے تحت لکھتے ہیں:۔

قال العلماء الحکمة فی نزول عیسیٰ دون غیره من الانبیاء الرد علی الیهود فی زعمهم انهم قتلوه فبین الله تعالیٰ کذبهم وانه الذی یقتلهم او نزوله لدنو اجله لیدفن فی الارض اذ لیس لمخلوق من التراب ان یموت فی غیرها۔

آخری زمانے میں صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی کا نزول جو مقدر ہوا علماء نے اس کی متعدد حکمتیں بیان فرمائی ہیں ایک یہ کہ ان یہود پر رد کرنا مقصود ہے جو ان کے قتل کے مدعی تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کا جھوٹ کھول دیا کہ یہود نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل نہیں کیا بلکہ خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہود کو قتل کریں گے۔

دوم یہ کہ (عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر اٹھائے گئے تھے اس لیے) ان کا نزول ان کی اجل کے قریب ہونے کی وجہ سے ہوگا۔ تاکہ زمین میں دفن کیے جائیں۔ کیونکہ جو مٹی سے پیدا ہوا ہے وہ دوسری جگہ نہیں مرسکتا۔ اور بعض نے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت کی صفت دیکھی تو اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ ان کو بھی امت محمدیہ میں شامل کر دے پس اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول کی اور ان کو باقی رکھا یہاں تک کہ وہ آخری زمانے میں نازل ہو کر دین اسلام کے مجدد بنیں گے اس وقت دجال نکلا ہوا ہوگا اس کو قتل کریں گے۔

وقیل انه دعا الله لما رأی صفة محمد صلی الله علیه وسلم وامته ان یجعله منهم فاستجاب الله دعاءه وابقاه حتی ینزل فی آخر الزمان مجدداً لامر الاسلام فیوافق خروج الدجال فیقتله۔

(ج - ۶ ص - ۳۵۷)

(جاری ہے)

نقد و نظر

تبصرہ طلب کتاب کی دو جلدیں آنا ضروری ہیں

نام کتاب الموضوعات الکبیر (عربی)
نام مصنف ملا علی قاری الهروی الحنفی رح
صفحات ۱۱۲ طباعت و کتابت عمدہ۔ دیدہ زیب
قیمت درج نہیں

ملنے کا پتہ

کتب خانہ مظہری گلشن اقبال ۲ ، ص۔ ب : ۱۱۸۲ کراچی

الشیخ الامام علی بن سلطان محمد الهروی معروف بہ ملا علی قاری حنفی (۱۰۱۴ھ / ۱۶۰۶ء) مشہور و معروف محدث، فقیہ اور جامع معقول و منقول تھے آپ ہرات میں پیدا ہوئے اور مکہ معظمہ حاضر ہوئے علامہ محقق مدقق احمد بن حجر ہیثمی کی، علامہ ابوالحسن بکری اور دیگر اکابر علماء سے علوم کی تحصیل و تکمیل کی، آپ کا شمار احناف کے جلیل القدر علماء میں ہوتا ہے۔ آپ کی تصانیف بے شمار ہیں۔

مثلاً مرقاۃ شرح مشکوٰۃ، شرح نقایہ (مختصر الوقایہ) شرح موطا امام محمد، شرح مسند الامام الاعظم، نور القاری شرح صحیح البخاری، شرح صحیح مسلم، شرح فقہ اکبر شرح شفاء قاضی عیاض (دو جلدوں میں) تلخیص القاموس، شرح الرسالہ القشیریہ انوار القرآن ان کتب کے علاوہ آپ کی بہت سی دیگر گرانقدر تصنیفات ہیں زیر تبصرہ کتاب موضوعات کبیر ملا علی قاری رح کی مشہور ترین تالیف ہے اس تالیف میں آپ نے صرف ان روایات کو لیا ہے جن کی کوئی اصل نہیں یا وہ موضوع ہیں، جو روایات موضوع نہیں یا ان کے موضوع ہونے میں اختلافات تھا وہ آپ نے اس مجموعے میں شامل نہیں کی. کتاب کے آخر میں احادیث موضوعہ کی شناخت کے اصول کلیہ ذکر کئے گئے ہیں یہ ایڈیشن مجتبائی کا عکس ہے۔ یہ کتاب تقریباً کمیاب ہو چکی تھی۔ اللہ تعالیٰ مولانا مظہر صاحب کو جزاءِ خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے اس کتاب کو چھاپ کر اہل علم کی ضرورت کو پورا کیا۔

نام کتاب داڑھی کا مسئلہ
نام مؤلف مولانا محمد یوسف لدھیانوی زیدمجدہٗ
صفحات ۱۶

ملنے کا پتہ

حاجی صوفی محمد مسکین کمیشن ایجنٹ ذکریا الیکٹرک جوڑیا بازار کراچی

قیمت درج نہیں۔

اس رسالے کے ناشر جناب صوفی مسکین صاحب ایسی دیندار شخصیت ہیں جن کو داڑھی مبارک کے ساتھ خصوصی لگاؤ اور محبت ہے ان کے دل میں اس مسئلہ کے عام کرنے کی شدید تڑپ ہے۔ اس سلسلہ میں انہوں نے پہلے ایک استفتاء شائع کیا تھا اس کے بعد حضرت مولانا لدھیانوی زیدمجدہٗ سے یہ رسالہ تالیف کرایا جو پہلے ضمیمہ کی حیثیت سے اختلاف امت اور صراط مستقیم (حصہ اول) میں شائع ہو چکا ہے بعض احباب کی رائے پر اس کو الگ شائع کیا جا رہا ہے۔ مولف زیدمجدہٗ اس رسالہ کی تالیف کے بارے میں رقمطراز ہیں۔

" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ایک مسلمان کے لئے سب سے بڑا سرمایہ سعادت ہے اور اس محبت کا تقاضا ہے کہ ہم آپؐ کے اخلاق و شمائل کو اپنائیں۔ آپؐ کی شکل و شباہت

باقی صفحہ ۹ پر

مقالہ

تحریر:- علی اکبر چشتی

اِکمالِ دین اتمامِ نعمۃ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیدنا و مولانا محمد سید المرسلین وخاتم النبیین۔

یہ تین مرکبات اضافیہ یعنی اکمال دین، اتمام نعمت اور ختم نبوت بظاہر تو ایک دوسرے سے مختلف معلوم ہوتے ہیں لیکن اگر ذرا غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ یہ تینوں ایک دوسرے کے مترادف ہیں اور ایک ہی اظہر من الشمس حقیقتِ عظمیٰ کی طرف اشارہ کرتے ہیں جس پر آیاتِ قرآنیہ، احادیث و سنت نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ و التسلیم، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تعالیٰ عنہم سے لے کر آج تک پوری امت مسلمہ کا متواتر قول و عمل اور بے شمار بدیہی حقائق و شواہد گواہ ہیں۔ سطور ذیل میں اسی حقیقت عظمیٰ کا قرآن مجید اور احادیث نبویہ کی روشنی میں مختصراً بیان ہے۔

اسلام دین کامل

تمام انسانوں اور تمام زمانوں کے لئے

قرآن حکیم کی سیکڑوں آیات کریمہ مختلف پہلوؤں سے اس حقیقت کو بیان کرتی ہیں۔ سورۃ المائدہ کی تیسری آیت میں خداوند رب العلمین کا یہ اعلان اس سلسلے میں بطور خاص قابل ذکر ہے۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ	آج میں نے تمہارے لئے تمہارے
وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ	دین کو کامل کر دیا۔ اور تم پر
وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ	اپنی نعمت پوری کر دی اور
دِيْنًا ط	اسلام کو تمہارے لئے بحیثیت
	دین کے پسند کیا۔

مفسر شہیر حضرت علامہ ابن کثیر رح اپنی مشہور و معروف تفسیر ابن کثیر میں اس آیت کریمہ کے نیچے رقمطراز ہیں۔

" اللہ تعالیٰ اپنی زبردست، بہترین، اعلیٰ اور افضل تر نعمت کا ذکر فرماتا ہے۔ کہ میں نے تمہارا دین ہر طرح اور ہر حیثیت سے کامل اور مکمل کر دیا۔ تمہیں اس دین کے سوا اب کسی اور دین کی ضرورت نہیں۔ نہ اس نبی ؐ کے سوا اب کسی اور نبی کی طرف تمہاری حاجت ہے۔ خدا نے تمہارے نبی ؐ کو خاتم النبیین ؐ بنایا۔ انہیں تمام جنوں اور انسانوں کی طرف بھیجا "۔ تفسیر ابن کثیر (ترجمہ اردو) پارہ ۶ ص ۱۵

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے دین کو مکمل کرنے اور اپنی اس عظیم ترین نعمت کو تمام کرنے کے علاوہ اسی روشن حقیقت کا بھی اعلان فرمایا ہے، جو درحقیقت بیان ماقبل کی مزید توضیح و تخصیص ہے، کہ میں نے ہمیشہ کیلئے " الاسلام " کو تمہارے لئے بحیثیت دین کے پسند کیا۔ جس سے مراد " دین محمدی ؐ " ہے۔ جو ہر لحاظ اور ہر حیثیت سے کامل و اکمل اور جس میں اب کسی مزید اضافے اور بدعت کی گنجائش۔

مقالہ

نہیں۔ کیونکہ یہ کسی ایک قوم کے لئے نہیں بلکہ پورے عالم انسانیت کے لئے ہے اور کسی ایک زمانے کے لئے نہیں بلکہ قیامت تک کے لئے ہے۔ اس کے سوا اور کوئی راہ نجات ہے اور نہ آئے گا۔

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ (آل عمران۔ ۸۵)

اور جو کوئی "الاسلام" کے سوا کوئی اور دین تلاش کرے گا تو اس سے (وہ دین) ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ اور وہ آخرت میں نامرادوں میں سے ہوگا

کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک معتبر دین اب صرف "الاسلام" ہی ہے۔

إِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ۔

آل عمران۔ ۹۹۔

وحی غیر متلو، یعنی احادیث نبویہ میں بھی خداوند رب العالمین کے اس عظیم فیصلے کی پوری وضاحت موجود ہے۔ اور سینکڑوں احادیث صحیحہ اس حقیقت عظمیٰ کی تائید میں وارد ہوئے ہیں۔ صحیح مسلم شریف کی روایت ہے۔

وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَا يَسْمَعُ بِيْ اَحَدٌ مِّنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا ثُمَّ يَمُوْتُ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِالَّذِيْ اُرْسِلْتُ بِهٖ اِلَّا كَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ۔

صحیح مسلم بحوالہ مشکوٰۃ۔

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے۔ اس امت (امت دعوت۔ یعنی آپ کی بعثت سے تاقیامت تک آنے والا پورا گروہ انسانی) میں سے جس کسی بھی شخص تک (مثلاً) یہودی یا نصرانی تک میری نبوت کا پیغام پہنچا اور میرے لائے ہوئے دین پر ایمان لائے بغیر مرگیا۔ وہ دوزخی ہوگا۔

اپنے اس ارشاد گرامی میں حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے "الاسلام" کو "الذی ارسلت بہ" سے تعبیر فرمایا ہے جو نبوت کی زبان دُرفشاں سے آیۂ کریمہ میں وارد شدہ لفظ "الاسلام" کی بے مثل تفسیر ہے۔ یعنی یوں تو حضرت آدم ابوالبشر علیہ السلام سے لے کر نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم تک اللہ تعالیٰ کے ہر پیغمبر نے دین اسلام ہی کی طرف دعوت دی لیکن یہاں "الاسلام" سے مراد صرف "دین محمدیؐ" ہی ہے۔ نیز اس پر "ال" حرف تعریف و تخصیص ہے۔ جو اسے اللہ تعالیٰ کے آخری نبی کے لائے ہوئے آخری دین کے ساتھ خاص کر دیتا ہے۔

رحمۃ للعٰلمین و خاتم النبیّین

صلی اللہ علیہ وسلم

لہٰذا جب خداوند رب العالمین نے تمام انسانیت کے لئے اور قیامت تک تمام زمانوں کے لئے اس عظیم ترین نعمت یعنی دین و ہدایت کو کمل اور تمام کر کے "الاسلام" کی صورت میں نازل کرنا چاہا تو اس کے لئے رسولؐ بھی ایسا منتخب فرمایا جو اسی شان کا حامل ہو جس کا یہ آخری اور کامل دین تقاضا کرتا ہے اور سید المرسلین، خاتم النبیین (سلسلہ نبوت کو ختم کرنے والے) رحمۃ للعٰلمین (تمام جہانوں کے لئے رحمت) فخر موجودات و فخر نوع انسانی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دین حق اور ہدایت کاملہ کا حامل بنا کر اپنے آخری نبی اور رسول کی حیثیت سے مبعوث فرمایا۔

هو الذی ارسل رسولہ بالهدٰی و دین الحق لیظهرہٗ علی الدین کلہ وکفٰی باللہ شهیدا۔ محمد الرسول اللہ۔ الخ

(اللہ تعالیٰ) وہ ذات (عزیز و حکیم و رؤف و رحیم) ہے۔ جس نے اپنے رسولؐ کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے تمام دینوں پر غالب کر دے اور اللہ تعالیٰ (اس بات کی) گواہی دینے والا کافی ہے۔ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔ الخ

جاری ہے۔

WEEKLY Khatme-Nubbuwat KARACHI
Registered S. No. 3220

کون ہے جس کو تیری دید کا ارماں نہ ہوا
اور جو وصل کی امید میں گریاں نہ ہوا

کون ہے جس کو مئے ناب میں لذت نہ ملی
اور ساقی کی نظر سے وہ غزل خواں نہ ہوا

تیرے ہاں جو بھی رہا ساقیٔ کوثر پھر وہ
کہیں اور کبھی بھی کبھی شاداں نہ ہوا

بزم دنیا میں رہے اور ہزاروں محبوب
آپ سا کوئی بھی ان میں کبھی جاناں نہ ہوا

نہ ملے جس کو تیرے در کی غلامی آقا
اس کی قسمت کا ستارہ کبھی تاباں نہ ہوا

ہو گئی جس پہ تیری نظر کرم اے مولا
وہ کسی حال میں نالاں و پریشاں نہ ہوا

دردِ دل، گریۂ غم، نالہ و فریادِ شبی
وائے قسمت کبھی چشتی تہی داماں نہ ہوا

چشتی